ضلعی کُل جماعتی اِجلاس

ضلع راجن پور میں تعلیمی شعبہ کو درپیش مسائل اور مواقع

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences
Informing Policies, Reforming Practices

الف اعلان Alif Ailaan

ضلع راجن پور میں تعلیمی شعبہ کو درپیش مسائل اور مواقع

پسِ منظر:

جیسا کہ ہمارے علم میں ہے کہ پنجاب میں شعبۂِ تعلیم کو گوناگوں مسائل کا سامنا ہے اور ہمارا صوبہ اس حوالے سے ترقی کی وہ منازل طے نہیں کر سکا جو کہ 1947 سے لے کر اب تک کرنی چاہیں تھیں۔ اس مسئلہ کی طرف نظر دوڑایئں تو بہت سی وجوہات سامنے آتی ہیں۔ اہم وجوہات میں شعبہ تعلیم کو مختص کردہ وسائل میں کمی کے ساتھ ساتھ فراہم کردہ وسائل کے موئثر استعمال کا فقدان اور علمی و تحقیقی اِداروں کا ریاستی اداروں، سیاسی جماعتوں اور رہنماوں سے گہرا ربط نہ ہونا ہے۔ اس ضمن میں سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں کو شعبۂِ تعلیم کے مسائل سے آگاہ کرنا اور ان مسائل کے حل کے عمل میں شامل کرنا ازحد ضروری ہے ۔

انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی تحقیقی ادارہ ہے جو مختلف سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق کرتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے اِنسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) نے پاکستان میں وفاقی، صوبائی اور ضلعی سطح پر شعبہ تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کی ہے۔ I-SAPS تعلیمی مسائل پر سیاسی وابستگیوں سے بالا ہو کر صرف تکنیکی بنیادوں پر علمی تحقیق کو آگے بڑھا رہا ہے، تاکہ ٹھوس شواہد کی بنیاد پر ان مسائل کا حل تلاش کیا جا سکے۔ تحقیق سے سامنے آنے والے شواہد یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پنجاب میں ضلعی سطح پر تعلیمی صورتحال حوصلہ افزاء نہیں ہے۔ 5-16 سال کی عمر کے بچوں کی ایک بڑی تعداد ابھی تک سکول سے باہر ہے۔ جو مختلف وجوہات کی بنا پر سکول نہیں جا رہے ہیں۔ سکولوں کا آبادی سے دور ہونا، سکول میں سہولیات کے فقدان اور والدین و معاشرے کا تعلیم کے بارے میں سنجیدہ نہ ہونا بھی بچوں کے کم داخلہ شرح کی وجوہات ہیں۔ اس ضمن میں ضلع راجن پور کی صورتحال کچھ مختلف نہیں ہے۔

شعبۂِ تعلیم کو درپیش مسائل میں اٹھارویں آئینی ترمیم اور آرٹیکل 25-A کی شمولیت کے بعد کچھ اور اضافہ ہو گیا ہے۔ آرٹیکل 25-A، صوبائی حکومتوں کو 5 تا 16 سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم دینے کا پابند کرتا ہے اور اس ضمن میں قانون سازی کو لازم قرار دیتا ہے۔ یہ امر قابل تشویش ہے کہ صوبہ پنجاب میں آرٹیکل 25-A کے مطابق قانون سازی کا عمل ابھی تک شروع نہیں کیا جا سکا ہے۔ معیاری اور موئثر تعلیم کی فراہمی میں ضلعی حکومتوں کا کردار بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن ضلعی حکومتوں کو مطلوبہ نتائج حاصل کرنے اور اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ جس کے نتیجہ کے طور پر موئثر تعلیم کے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں کیے جا سکے۔

ضلع راجن پور میں 5 سے 16 سال کے بچوں کی کل تعداد 4 لاکھ 48 ہزار ہے جن میں سے 2 لاکھ 60 ہزار بچے سکول سے باہر ہیں۔ ضلع میں گورنمنٹ سکولوں کی تعداد 1,119 ہے جن میں 60 فیصد طلباء اور 40 فیصد طلبات زیرِ تعلیم ہیں۔ ضلع میں اساتذہ کی تعداد 4,274 ہے جن میں سے 57 فیصد اساتذہ پرائمری سکولوں جب کہ 19 فیصد مڈل اور 24 فیصد سیکنڈری سکولوں میں تعینات

ہیں۔اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ضلع راجن پور میں 18 فیصد سکول چار دیواری کے بغیر ہیں' 12 فیصد سکولوں میں لیٹرین نہیں ہے' 71 فیصد میں بجلی کی سہولت نہیں ہے جبکہ 8 فیصد ایسے سکول ہیں جہاں پینے کے پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی شعبہ میں اوپر بیان کردہ مسائل کا حل اور موئثر اصلاحات اسی صورت میں ممکن ہیں جب سیاسی قیادت جو تعلیمی مسائل کی ہیت اور اہمیت سے آگاہ ہو اور اس ضمن میں عملی اقدامات اٹھانے کا عزم رکھتی ہو۔ اس لئے ان مسائل کو تجربہ کار اور معاملہ فہم سیاسی قیادت کے سامنے رکھنا لازم ہے۔ I-SAPS نے الف اعلان (Alif Ailaan) کے تعاون سے گزشتہ سال سے صوبہ پنجاب میں تعلیم کے شعبہ کو درپیش مسائل پر ایک تحقیقی اور مشاورتی سلسلہ کا آغاز کر رکھا ہے۔ اس ضمن میں I-SAPS اور Alif Ailaan کے زیرِ اہتمام **ضلعی کُل جماعتی اجلاس** کا اہتمام کیا گیا ہے جہاں ضلع راجن پور میں تعلیمی چیلنج اور اصلاحات کے بارے میں تمام سیاسی جماعتوں کا موقف سامنے لایا جا سکے۔

مقاصد:

اس اجلاس کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. ضلع راجن پور میں شعبہء تعلیم سے متعلق بنیادی مسائل کا جائزہ۔
2. سیاسی جماعتوں کی تعلیم کے شعبہ کے بارے میں پالیسی اور شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل اور ممکنہ حکمتِ عملی پر مکالمہ۔
3. تمام سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں کو ضلع کی سطح پر شعبہء تعلیم کو درپیش مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنا اور اپنی جماعت کا موقف پیش کرنے کے لئے فورم مہیا کرنا۔

شرکاء:

اس اجلاس کے شرکا میں سیاسی جماعتوں کے اہم راہنماء، ضلع راجن پور سے تعلق رکھنے والے قومی و صوبائی اسمبلی کے ممبران شرکت کریں گے، جبکہ ماہرینِ تعلیم اور سول سوسائٹی کے چیدہ چیدہ نمائندوں کو بطور مبصر شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔